آخری نبی ﷺ

۸ ربیع الاول ۱۴۴۸ / ۲۰۲۶ کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنْ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

آخری نبی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: شبِ جُمُعہ اور روزِ جُمُعہ (یعنی جُمعرات کا سورج ڈوبنے سے لے کر جُمُعہ کا سورج ڈوبنے تک) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کیا کرو! جو ایسا کرے گا روزِ قیامت میں اس کی گواہی دوں گا اور شَفاعت بھی کروں گا۔

(شُعَبُ الْاِیْمان، باب فی الصلوات، جلد: 3، صفحہ: 111، حدیث: 3033)

تمنّا ہے فرمائیے روزِ محشر یہ تیری رہائی کی چِٹھی ملی ہے

شفاعت کرے حشر میں جو رضاؔ کی سوا تیرے کس کو یہ قُدرت ملی ہے

(حدائقِ بخشش، صفحہ:188ملتقطاً)

وضاحت: میری تمنا ہے کہ کل قیامت والے دن جب نفسا نفسی کا عالَم ہو گا، اُس وقت میرے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مجھ سے فرمائیں کہ اے رضاؔ! ادھر آجاؤ تمہاری رہائی کی چِٹھی ہمارے پاس ہے، اے میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! بھلا آپ کے سوا اللہ پاک نے کس کو یہ طاقت عطا کی ہے کہ وہ میدانِ محشر میں رضا کی شفاعت کروا سکے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آخری نبی کی بہترین امت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! آج ہم ایک نہایت اہم موضوع پر بیان کرنے

1 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

جارہے ہیں، اور وہ ہے **"آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم"**۔ یہ بات ہر مسلمان کے لیے جاننا اور ماننا ضروری ہے کہ **حضرت محمدِ مصطفٰی** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔** آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ کوئی رسول۔

اور یہ بھی اللہ پاک کا ہم گنہگاروں پر بڑا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے پیارے سب سے آخری نبی، مکی مدنی، مُحَمَّد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اُمَّتی بنایا، الحمد للہ! ہمارے پیارے پیارے آقا، مکے مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سارے رسولوں اور نبیوں سے اَفْضَل ہیں اور اللہ پاک کی رحمت سے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صدقے میں آپ کی اُمَّت پچھلی تمام اُمّتوں سے بہتر ہے۔

سارے رسولوں سے تم بَرتَر، تم سارے نبیوں کے سروَر
سب سے بہتر اُمَّت والے، صَلَّی اللہ عَلَیْكَ وَسَلَّم

(سامانِ بخشش، صفحہ:103)

عقیدہ ختمِ نبوت کیا ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! عقیدہ ختم نبوت کا آسان سا مفہوم ہے کہ اللہ پاک نے تمام رسولوں اور نبیوں کے بعد ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو نبی اور رسول بنا کر بھیجا اور آپ کے بھیجنے کے بعد اب اللہ پاک دوبارہ کسی کو نبوت عطا نہیں فرمائے گا۔ جو آخری نبی کے طور پہ آنا تھا دنیا کے اندر وہ نبی پاک علیہ الصلاۃ والسلام آچکے ہیں تو اب آپ کے بعد آپ کے زمانے میں یا آپ کے بعد قیامت تک، اب کسی نئے نبی نے نہیں آنا، کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی، کسی کو اس منصب کے اوپر فائز نہیں کیا جائے گا۔ تو یہ ہے ہمارا

بنیادی عقیدہ اور باقی رہا اس کا تعلق کہ اس کا ماننا کیا ہے اور اس کے نا ماننے کا حکم کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس کا ماننا تو ایسے ہی ہے کہ یہ جیسے قرآن پاک کا ماننا کیونکہ نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام کی جو ختم نبوت کا بیان ہے یہ قرآن پاک میں ہے اور قرآن پاک پر ایمان رکھنا فرض ہے۔

قرآن پاک کے ایک لفظ کا بھی اگر کوئی انکار کرے گا تو وہ کافر ہے اور وہ مسلمان نہیں ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا آخری نبی ہونا یہ قرآن کا بیان کردہ عقیدہ ہے اب اس کا انکار کرے گا تو وہ قرآن ہی کا منکر قرار پائے گا تو قرآن کا منکر کافر ہے، قرآن میں بیان کردہ عقیدے کا منکر وہ بھی کافر ہے۔

اور اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اسلام میں جس طرح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پر ایمان رکھنا ضروری ہے، اسی طرح مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خَاتَمُ النَّبِیّٖن ماننا بھی لازِم اور ضروری ہے، جو بندہ اس عقیدے کا انکار کرے یا اس میں ذَرَّہ برابر بھی شک کرے وہ یقینی طَور پر کافِر ہے، ملعُون ہے، ہمیشہ ہمیشہ جہنّم میں رہے گا۔ پِھر بات صِرف اتنی ہی نہیں بلکہ جو اس مُرتَد کے غلط عقیدے کو جانتا ہو، پِھر وہ اسے کافِر نہ جانے یا اس کے کافِر ہونے میں شک کرے، وہ بھی کافِر و مرتَد ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد:15، صفحہ:630 خلاصۃً)

خیال رہے! اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ السَّلام چوتھے آسمان پر تشریف فرما ہیں، آپ نے ابھی تک موت کا ذائقہ نہیں چکھا، قیامت کے قریب آپ دوبارہ دُنیا میں تشریف لائیں گے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شریعت کی تبلیغ فرمائیں گے۔ آپ عَلَیۡہِ السَّلام کے دُنیا میں تشریف لانے سے عقیدۂ ختمِ نبوت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن کا معنی ہے: مُحَمَّدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ظُہُور کے بعد کسی

کو نبوّت نہ ملے گی، حضرت عیسٰی عَلَیۡہِ السَّلام پہلے کے نبی ہیں، آپ کو نبوت پہلے سے ملی ہوئی ہے، قیامت کے قریب جب آپ دُنیا میں تشریف لائیں گے تو اُس وقت بھی نبی ہی ہوں گے مگر ایک نبی کی حیثیت سے اپنی شریعت کی تبلیغ نہیں فرمائیں گے بلکہ اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شریعت ہی پر عَمَل کرائیں گے، گویا آپ حُضُور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اُمَّتی ہونے کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔

(تفسیر نسفی، پارہ:22، الاحزاب، زیر آیت:40، جلد:6، صفحہ:87 خلاصۃً)

عقیدہ ختم نبوت کے دلائل

اہم ترین فرض

اے عاشقانِ رسول ! محمّدٌ رَّسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اللہ پاک کا سب سے آخری نبی ماننا ضروریاتِ دین میں سے ہے، جو اِس کا اِنکار کرے یا اِس میں ذرّہ برابر بھی شک کرے وہ اسلام سے خارِج، کافر و مرتد ہے۔ اللہ پاک پارہ 22 سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب آیت 40 میں اِرشاد فرماتا ہے :

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠ (۴۰)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان : محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔

لوحِ محفوظ اور عقیدہ ختمِ نبوت

حدیثِ پاک کی مشہور کتاب **مسلم شریف** میں ہے : اللہ پاک کے آخری نبی ، مُحَمَّدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک نے زمین و آسمان کی پیدائش سے 50 ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیر لکھی، اس وقت لوحِ محفوظ پر جو کچھ لکھا گیا، اس میں یہ بھی تھا: اَنَّ مُحَمَّدًا خَاتَمُ النَّبِیِّین بے شک مُحَمَّد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب سے آخری نبی ہیں۔

(مسلم، کتاب القدر، صفحہ:1023، حدیث:2653)

مُحَمَّدِ مصطفٰے! سب سے آخری نبی! احمدِ مجتبیٰ! سب سے آخری نبی!

آمنہ کا لاڈلا! سب سے آخری نبی! شاہِ ہر دوسرا! سب سے آخری نبی!

نورانی محل کی آخِری اینٹ

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:

(1) میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جس نے ایک بہت حسین وجمیل گھر بنایا، مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے یہ کہنے لگے کہ اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ (آخری) اینٹ ہوں اور نبیوں میں آخری نبی ہوں۔

(بخاری ج۲ ص۴۸۴ حدیث ۳۵۳۵)

(2) دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: اس اینٹ کی جگہ (کو پُر کرنے والا) مَیں ہوں، مَیں آیا تو نبیوں (کے سلسلے) کو ختم (یعنی مکمّل) کر دیا۔ (مسلم ص۹۶۶ حدیث ۵۹۶۳)

ہیں وہ قصرِ نُبُوَّت کی اینٹ آخری قولِ شاہِ دنا خَاتَمُ الانبیا

شرحِ حدیث: مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: سبحٰن اللہ! کیسی پیاری مثال ہے "نبوت" گویا نورانی محل ہے، حضراتِ انبیاءِ کرام (علیہمُ السّلام) گویا اِس کی نورانی اینٹیں، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم گویا اِس محل کی آخری اینٹ ہیں جس پر اِس عمارت کی تکمیل (COMPLETION) ہوئی۔ اِس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کے زمانے میں یا آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جیسے اِس آخری اینٹ سے وہ محل مکمل (COMPLETE) ہو جائے گا اور اس کے بعد اس میں کسی اینٹ کی جگہ نہ رہے گی یوں ہی مجھ سے نُبُوَّت کا محل مکمل ہو گیا اب کسی نبی کی گنجائش نہ رہی۔ خیال رہے کہ عیسٰی علیہ السّلام قریبِ قیامت زمین پر تشریف لائیں گے مگر وہ پہلے کے نبی ہیں بعد کے نبی نہیں (اور) یہ اینٹ پہلے کی لگی ہوئی ہے، نیز وہ اَب نُبُوَّت کی شان سے (یعنی اپنی نبوت کے اَحکام جاری کرنے کیلئے) نہ آئیں گے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اُمّتی ہو کر۔ خیال رہے کہ آخِری بیٹا وہ ہے جس کے بعد کوئی بیٹا پیدا نہ ہو یہ ضَروری نہیں کہ پچھلے سارے بیٹے مر چکے ہوں۔ حُضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے "آخِری نبی" ہونے کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے زمانے میں اور آپ کے زمانے کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہو گا، اگر پہلے کے کوئی نبی (ظاہری طور پر بھی) زندہ ہوں تو (اِس میں) مُضائقہ نہیں۔ چار نبی اَب تک (ظاہری طور پر بھی) زندہ ہیں: دو زمین پر حضرتِ خضر اور حضرت الیاس علیہما السّلام اور دو آسمان پر حضرت ادریس اور حضرت عیسٰی علیہما السّلام، اِن کی زندگی حضورِ انور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے خاتم النبیین ہونے کے خلاف نہیں۔ حضور اَوّل مخلوق ہیں اور آخری نبی ہیں۔

(مراٰۃ ج۸ ص۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت آدم علیہ السّلام اور عقیدہ ختمِ نبوت

صحابیٔ رسول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جب اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السّلام کو پیدا فرمایا تو انہیں ان کی اَوْلاد دِکھائی گئی، آپ نے اپنی اَوْلاد میں سے بعض کو بعض سے اَفْضَل دیکھا، پس آپ نے سب سے آخر میں بلند اور روشن نُور دیکھا، عرض کیا: یا رَبِّ! مَنْ هٰذَا؟ اے اللہ پاک! یہ کون ہے؟ ارشاد ہوا: اے آدم! یہ آپ کے بیٹے اَحْمَد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) ہیں، یہی اَوَّل ہیں، یہی آخِر ہیں، یہی وہ ہیں جو (روزِ قیامت) سب سے پہلے شفاعت کریں گے، انہیں کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔(مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد:2، صفحہ:111) * صحابیٔ رسول حضرت جابِر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے نبی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کے دونوں کندھوں کے درمیان لکھا ہوا تھا: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن مُحَمَّد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کے رسول اور سب سے آخری نبی ہیں۔ (مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد:2، صفحہ:137)

تاجدارِ انبیا! سب سے آخری نبی! ہیں حبیبِ کبریا! سب سے آخری نبی!
عقیدہ سب صحابہ کا! سب سے آخری نبی! عقیدہ اَہْلِ بیت کا! سب سے آخری نبی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پچھلی اُمّتوں کے عُلَما اور عقیدہ ختمِ نبوت

اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب سے آخری نبی ہیں، یہ بات پچھلی اُمّتوں میں بہت مشہور و مَعْرُوف (Famous) تھی۔ چنانچہ

حضرت کعبُ الْاَحْبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والِدِ محترم تورات کے بہت بڑے عالِم (Scholar) تھے، اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام پر جو کچھ نازِل فرمایا، اس کا جتنا عِلْم ان کے پاس تھا، ان کے زمانے میں اور کسی کے پاس نہیں تھا، وہ اپنے عِلْم میں سے کوئی بھی چیز مجھ سے چھپاتے نہیں تھے، جب ان کا آخری وقت آیا تو مجھے بُلا کر کہا: بیٹا! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے عِلْم میں سے کوئی چیز تجھ سے نہیں چھپائی، ہاں! 2 ورق ہیں، ان میں ایک نبی کا بیان ہے، اُن کے تشریف لانے کا زمانہ قریب آ پہنچا ہے، میں نے پہلے یہ بات تمہیں اس خوف سے نہیں بتائی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی جھوٹا نبوت کا دعویٰ کرے اور تم اس کی پیروی نہ کر بیٹھو!

اب میں نے وہ 2 ورق فُلاں جگہ رکھ دیئے ہیں، ابھی انہیں کھول کر مت دیکھنا، جب وہ نبی تشریف لے آئیں گے، اللہ پاک نے چاہا تو تم ان کی پیروی اختیار کر لو گے۔ حضرت کعبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے وہ 2 ورق نکال کر دیکھے تو ان میں لکھا تھا: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه خَاتَمُ النَّبِیِّیْن لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَ مُھَاجَرُہٗ بِطَیْبَۃَ یعنی مُحَمَّد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، سب سے آخری نبی ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا، ان کی پیدائش (Birth) مکہ میں ہو گی اور ہجرت طیبہ کی طرف فرمائیں گے۔ (الخصائص الکبریٰ، باب ذکرہ فی التوراۃ...الخ، جلد:1، صفحہ:25 ملتقطًا)

* جنّتی صحابی حضرت سَعِیْد بن زَید رضی اللہ عنہ کے والِد حضرت زید بن عَمْرو رَحمۃُ اللہ علیہ زمانۂ جاہلیت میں دِینِ ابراہیمی کے سچّے پیروکار اور سیدھے رستے کے مسافِر تھے، آپ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے ہی انتقال فرما

گئے تھے، آپ فرمایا کرتے تھے: میں دِینِ ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں میں پھرا، یہود و نصاریٰ وغیرہ جس سے بھی پوچھا، سب نے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نعت و صِفَات بتائیں اور کہا: اُن کے عِلاوہ کوئی نبی باقی نہیں ہیں۔

(الخصائص الکبریٰ، باب اخبار الاخبار...الخ، جلد:1، صفحہ:43 ملتقطًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیرا مثل نہیں ہے خُدا کی قسم

ایک مرتبہ عاشِقِ آخری نبی، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہ علیہ کی خِدمت میں سُوال ہوا: کیا دُنیا میں کوئی دُوسرا مُحَمَّد پیدا ہونا ممکن ہے؟

کتنا انوکھا (Unique) سُوال ہے...!! ایک تو یہ سوال ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد کوئی اَور نبی آسکتا ہے یا نہیں؟ لیکن سُوال کرنے والے نے یہ نہیں پوچھا کہ کوئی اَور نبی آسکتا ہے یا نہیں؟ اس نے پوچھا: کوئی دُوسرا مُحَمَّد پیدا ہو سکتا ہے کہ نہیں؟

اب سنیئے! عاشِقِ آخری نبی، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہ علیہ کا جواب...!! آپ کے ارشادات کا خُلاصہ ہے، فرمایا: وہ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جو اللہ پاک کے رسول ہیں، اَوَّل بھی ہیں، آخِر بھی ہیں، ظَاہِر بھی ہیں، بَاطِن بھی ہیں، نبیوں کے سردار بھی ہیں، مالِک و مختار بھی ہیں، اللہ پاک نے جنہیں رَحمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن بھی بنایا اور خَاتَمُ النَّبِیّٖن کا تاج بھی اُن کے سَر پر سجایا، ان کے جیسا دُنیا میں کوئی دُوسرا نہیں ہو سکتا، **جس طرح دُوسرا خُدا ہونا ناممکن و محال ہے، ایسے ہی دوسرا مصطفےٰ ہونا بھی ناممکن و محال ہے۔**

(فتاویٰ رضویہ، جلد:18، صفحہ:27-28 خلاصہ)

رُخِ مصطفےٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دُوسرا آئینہ
نہ کسی کی بزمِ خیال میں ، نہ دُکانِ آئینہ دار میں

وضاحت : یعنی مُحَمَّدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم وہ عظیمُ الشّان، بے مثل و بے مثال ہستی ہیں کہ ان جیسا دُوسرا نہ کسی کے تَصَوُّر اور خیال میں ہے اور نہ اللہ پاک ہی نے ایسا کوئی دُوسرا بنایا ہے،نہ کبھی بنائے گا۔

مُحَمَّدِ مصطفےٰ ! سب سے آخری نبی ! | احمدِ مجتبیٰ ! سب سے آخری نبی !
آمنہ کا لاڈلا ! سب سے آخری نبی ! | شاہِ ہر دوسرا ! سب سے آخری نبی !
تاجدارِ انبیا ! سب سے آخری نبی ! | ہیں حبیبِ کبریا ! سب سے آخری نبی !
عقیدہ سب صحابہ کا ! سب سے آخری نبی ! | عقیدہ اَہْلِ بیت کا ! سب سے آخری نبی !
نظریہ غوث پاک کا! سب سے آخری نبی ! | اَوْلیا کا نظریہ ! سب سے آخری نبی !
ہے رضا کا نظریہ ! سب سے آخری نبی ! | نظریہ عطّار کا ! سب سے آخری نبی !

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

وحی، القااور الہام میں فرق

پیارے اسلامی بھائیو! وحی نبوت صرف انبیاء کے لیے خاص ہے، جو اسے کسی غیر نبی کے لیے مانے وہ کافر ہے، نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے اس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں۔ ولی کے دل میں بعض اوقات سوتے یا جاگتے میں کوئی بات القا ہوتی ہے اس کو الہام کہتے ہیں اور وحی شیطانی کہ القا من جانب شیطان ہو، یہ کاہن، ساحر اور دیگر کفار وفساق کے لیے ہوتی ہے۔ (بہار شریعت،۱/ ۳۵،۳۶، حصہ اول) وحی نبوت کا سلسلہ اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے منقطع ہو چکا ہے کیونکہ ہمارے پیارے نبی حضور نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ

علیہ والہٖ وسلم سب سے آخری نبی اور خاتم النبیین ہیں ، آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر نبوت ختم ہوچکی ہے۔ البتہ اولیاء اللہ کو رب تعالیٰ کی طرف سے جو الہام ہوتا ہے وہ منقطع نہیں ہوا بلکہ یہ الہام قیامت تک جاری وساری رہے گا۔ مذکورہ حدیث پاک میں بھی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان کہ وحی منقطع ہوچکی ہے۔ دراصل سرکار دوعالم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے عظیم الشان **ختم نبوت** کا واضح بیان ہے۔ عَلَّامَہ حَافِظ اِبنِ حَجَر عَسۡقَلَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوۡرَانِی فرماتے ہیں: ”فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے فرمان کا معنیٰ یہ ہے کہ رب کریم کی طرف سے فرشتے (یعنی حضرت سیدنا جبریل امین عَلَیۡہِ السَّلَام) کا بعض افراد (یعنی انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے لیے جاگتے میں خبریں لانا منقطع ہوگیا ہے۔“ (فتح الباری ، ۶/۲۱۳ ، تحت الحدیث : ۲۶۴۱)

عَلَّامَہ شِہَابُ الدِّین احمد بن مُحَمَّد قَسۡطَلَّانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوۡرَانِی فرماتے ہیں: ”حضور نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے وصال ظاہری کے ساتھ ہی وحی منقطع ہوگئی تو اب اللہ پاک کی طرف سے کسی بھی بشر کے لیے فرشتہ (یعنی سیدنا جبریل امین عَلَیۡہِ السَّلَام) نہیں آئے گا کیونکہ نبوت ختم ہوچکی ہے۔“ (ارشاد الساری، ۴/۳۷۷ ، تحت الحدیث : ۲۶۴۱)

30 جھوٹے نبی

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ ! عقیدۂ ختم نبوت بالکل واضح اور صاف صاف عقیدہ ہے ، ان تمام دلائل سے واضح ہوگیا کہ زمین وآسمان کی پیدائش سے پہلے سے لے کر اب تک ہر زمانے میں فرشتوں، نبیوں، صحابہ، اَہۡلِ بیت، عُلَماء، اَوۡلیاء، سب کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سب سے آخری نبی ہیں، آپ

کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

مگر یاد رکھئے! یہ عقیدہ جتنا واضح اور صاف ہے، اس پر ڈاکہ ڈالنے والے بھی بہت زیادہ ہیں۔ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میری اُمّت میں 30 کذّاب (یعنی بہت بڑے جھوٹے) ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ خیال کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خَاتَمُ النَّبِیّن ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (ابوداؤد، صفحہ:666، حدیث:4252)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: 30 جھوٹے نبی وہ ہیں، جنہیں لوگوں نے نبی مان لیا اور ان کا فساد (Riot) پھیل گیا، دوسرے قسم کے مُدَّعِیِ نُبُوَّت (یعنی نبوت کے جھوٹے دعویدار) جنہیں کسی نے نہ مانا وہ بکواس کرکے مر گئے، وہ تو بہت ہوئے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، جلد:7، صفحہ:219)

ایمان کی سلامتی کی فِکْر نہ کرنے کا نقصان

معلوم ہوا؛ عقیدۂ ختمِ نبوت پر ڈاکے ڈالنے والے بہت ہیں، اس لئے ہمیں چاہئے کہ اپنے اِیمان کی فِکْر کریں۔ یاد رکھئے! ایک انسان کے پاس سب سے قیمتی (Precious) بلکہ انمول (Priceless) چیز اس کا ایمان ہے، اللہ پاک کی رحمت سے جسے ایمان کی دولت حاصِل ہے، وہ مال کے اعتبار سے اگرچہ غریب ہو مگر ایمان کی دولت سے محروم کروڑوں، اربوں پتی شخص سے بھی بڑا مال دار ہے، جب کہ دولتِ اسلام سے محروم مالدار حقیقت (Reality) میں مفلس و نادار (یعنی غریب) ہے اور مَعَاذَ اللہ! ثُمَّ مَعَاذَ اللہ! اسی حال یعنی کفر کی حالت میں مرنے والا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنّم میں رہے گا۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ ہمیشہ ایمان کی سلامتی اور خاتمہ بالخیر کی بارگاہِ ربُّ العزّت میں دُعا کرتا رہے، اس پُر فتن دَور

میں جہاں نیک اعمال کرنے میں بے حد سستی (Laziness) آ چکی ہے وہیں ایمان کی حفاظت کی فِکْر بھی بہت کم نظر آتی ہے، آئے دِن نئے نئے فتنے مختلف انداز سے مسلمانوں کے ایمان کو کھوکھلا کرنے میں مَصْرُوف ہیں، ایمان کی سلامتی کی فِکْر نہایت ضروری ہے، چاہے ساری زندگی نیکیوں میں گزاری ہو لیکن خدانخواستہ خاتمہ ایمان پر نہ ہوا تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہنا ہو گا۔ فرمانِ آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے : اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم یعنی اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

(بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، صفحہ:1617، حدیث:6607)

اللہ پاک ہمیں اِیمان پر استقامت نصیب فرمائے۔ اللہ کرے کہ صرف ہم ہی نہیں ہماری آئندہ آنے والی ساری نسلیں بھی یہی نعرہ لگاتی رہیں :

مُحَمَّدِ مصطفٰے! سب سے آخری نبی!	احمدِ مجتبٰی! سب سے آخری نبی!
آمنہ کا لاڈلا! سب سے آخری نبی!	شاہِ ہر دوسرا! سب سے آخری نبی!
تاجدارِ انبیا! سب سے آخری نبی!	ہیں حبیبِ کبریا! سب سے آخری نبی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد